سعودی وفد سے اربابِ وفاق کی ملاقات

مولانا مفتی مجیب الرحمٰن
مہتمم جامعہ محمدیہ، راولپنڈی

16 مارچ بروز اتوار درس سے فارغ ہوا تو حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب مرکزی ڈپٹی جنرل سیکریٹری وفاق المدارس پاکستان کا فون آیا کہ شام 6:00 بجے وفاق ہاؤس اسلام آباد میں سعودی عرب کا ایک معزز وفد آ رہا ہے ان کے استقبال کے لیے جن علمائے کرام کا انتخاب کیا گیا ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے، لہٰذا آپ بروقت وفاق ہاؤس پہنچ جائیں۔ تعمیل حکم میں 6:00 بجے وفاق ہاؤس حاضری ہوئی، پنڈی اسلام آباد کے ممتاز علمائے کرام مولانا ظہور علوی، مولانا عبدالغفار، مولانا شریف ہزاروی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا تنویر علوی، مولانا عبدالقدوس محمدی، مفتی عبدالرحمان، وغیرہ کے علاوہ مولانا مفتی کفایت اللہ، شیخ التفسیر حضرت مولانا اسحاق خان کشمیری بھی وفاق ہاؤس میں موجود تھے۔ نماز مغرب کی ادائی کے بعد معزز مہمان ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب اور حضرت مولانا سعید یوسف کی معیت میں وفاق ہاؤس پہنچے۔ معزز وفد کا پُر جوش استقبال کیا گیا اور فرداً فرداً تمام علمائے کرام سے تعارف کروایا گیا۔ سعودی وفد پانچ حضرات پر مشتمل تھا جن کی قیادت نائب وزیر مذہبی امور عزت مآب جناب عبدالعزیز بن عبداللہ العمار حفظہ اللہ فرما رہے تھے، ان کے ساتھ سعودی سفارت خانہ پاکستان کے مکتب الدعوۃ کے محترم جناب شیخ محمد بن سعد الدوسری حفظہ اللہ بھی تھے۔ دونوں معزز مہمان نے علماء کرام اور بالخصوص ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس مبارک ملاقات کا اہتمام فرمایا اور وفاق ہاؤس میں ان کو مدعو کر کے عزت افزائی کی۔

اول الذکر نے اپنے انتہائی پر مغز اور جامع خطاب میں دو باتوں کا بڑی تفصیل اور خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اولاً انہوں نے وفاق المدارس کی تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا منظم تعلیمی سلسلہ پوری مسلم امہ کے لیے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے، بغیر کسی حکومتی سرپرستی اور

امداد کے مدارس کے اتنے بڑی غیر سرکاری منظم نیٹ ورک کی پوری دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔قرآن وسنت کی تعلیم تبلیغ اور درس وتدریس میں ان کی خدمات کا سلسلہ آفاقِ عالم کو گھیرے ہوئے ہے، حتیٰ کہ مملکت سعودی عرب اور بالخصوص حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کراماً کے اندر بھی حلقاتِ قرآنیہ کا آغاز پاکستانی علمائے کرام کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے، اس پر انہوں نے اکابر وفاق کو بالخصوص اور باقی تمام علمائے کرام کو بالعموم ھدیہ تبریک پیش کیا اور اس کی مزید در مزید ترقی کے لیے خصوصی دعاؤں سے نوازا۔اسی ضمن میں معزز مہمان نے علمائے برصغیر پاک وہند کی خدمات کو بالخصوص خاندان ولی اللہی اور اکابر علمائے دیوبند کا انتہائی عقیدت سے تذکرہ کیا۔

ثانیاً: مسئلہ تقلید شخصی پر بڑی پُرمغز اور مدلل گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا کہ اُمت مسلمہ 14 صدیوں سے مسلک اہلِ سنت والجماعت کے چاروں سلاسل حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی میں منحصر چلی آرہی ہے اور یہی چاروں مذہب اہلِ سنت والجماعت ہیں۔مہمانِ گرامی قدر نے تقلیدِ شخصی کی ضرورت واہمیت پر ضرور دیتے ہوئے فرمایا کہ چاروں مذاہب شریعت محمدیہ تک پہنچنے کے چار راستے ہیں، اس کے لیے شریعت پر چلنے کا سب سے محفوظ ترین راستہ مجتہدین عظام بالخصوص ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید کا راستہ ہے۔شیخ نے شریعت کو ایک گھر سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شریعت کی مثال ایک مبارک گھر کی ہے جس تک پہنچنے کے چار راستے ہیں، ایک راستہ کا نام حنفیت ہے ایک کا شافعیت، ایک کا حنبلیت اور ایک کا مالکیت ہے جو بھی باحفاظت شریعت تک پہنچنا چاہتا ہے اسے ان میں سے کسی نہ کسی ایک راستے پر چلنا پڑے گا۔14 صدیوں سے اُمت محمدیہ علی صاحبھا التحیہ والتسلیم انہی چار راستوں پر چلتے ہوئے قرآن وسنت پر عمل کرتی چلی آرہی ہے، ائمہ اربعہ نے قرآن وسنت سے اپنے اجتہاد کے ذریعہ مسائل اخذ کر کے امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے جس کا شکر امت پر واجب ہے، آج ان ائمہ کرام کی مساعی جمیلہ اور محنت شاقہ کا ہی نتیجہ ہے کہ دورِ حاضر میں بھی جدید مسائل کے حل میں اُمت کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔مملکت سعودیہ میں امام اہلِ سنت، امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید کی جاتی ہے اور وہاں کا سرکاری مذہب بھی حنبلی ہے لیکن بہت سے امور میں ضرورت پڑنے پر باقی مذاہب بالخصوص مذہب حنفی سے بھی بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے بالخصوص عدالتی اور انتظامی مسائل میں فقہ حنفی تقریباً 12 صدیوں تک دنیا اسلام میں عملاً نافذ رہی ہے بشمول حرمین الشریفین امت کا 14 صدیوں سے یہی وطیرہ رہا ہے اور کبھی بھی مذاہبِ اربعہ مسلمانوں کے درمیان تشتت، افتراق، باہمی نفرت اور جنگ وجدل کا باعث نہیں رہے بلکہ اجتہادی اختلاف کے باوجود پوری اُمت مسلمہ جسد واحد کا بہترین نمونہ بنی رہی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ تدوینِ دین کی بنیاد انھوں نے رکھی، باقی تمام فقہاء فقہ میں ان کا کنبہ ہیں اور اکثر ان کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔اس لیے بجا طور پر یہ کہا گیا ہے کہ "الناس عيال أبي حنيفة في الفقه" کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کا کنبہ ہیں، یعنی فقہاء کے کنبہ کے سربراہ امام ابوحنیفہؒ ہیں اس لیے انھیں امام اعظم

بھی کہا جاتا ہے۔امام صاحب کی یہ عظمت شان دو پہر کے سورج کی طرح روشن ہیں۔جس کا انکار صرف اور صرف جاہل ،ضدی یا عناد پرست ہی کرسکتا ہے۔

شیخ نے ائمہ کرام کے اجتہادی اختلاف کو رحمت سے تعبیر کرتے ہوئے ارشادِ نبوی ﷺ اختلاف اُمتي رحمة کا مصداق قرار دیا۔انھوں نے کہا کہ آج بھی اُمتِ مسلمہ اُنھی سابقہ بنیادوں پر متحد ہوسکتی ہے اور آج اُمت کے اتحاد کی جتنی اشد ضرورت ہے وہ کسی سے بھی مخفی نہیں،لہٰذا مسلمانوں کو ایسے تمام عناصر اور گروہوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے جو کسی بھی طریقے سے اُمت کا شیرازہ بکھیرنے کی خواہاں ہوں۔سعودی عرب کی حکومت اور علماء و مشائخ امت مسلمہ کے اتحاد کی ہر کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے تعاون اور قربانی دینے کے لیے بھی پیش پیش ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ آج دنیائے کفر و باطل امت مسلمہ کے خلاف متحد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں پر حملہ آور ہے لیکن مسلمان آپس کے چھوٹے چھوٹے فروعی اختلاف میں الجھ کر اتحاد اور قوت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔

شیخ عبدالعزیز حفظہ اللہ کے بعد شیخ محمد الدوسری حفظہ اللہ نے بھی اپنے مختصر خطاب میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی دینی،اصلاحی،تبلیغی اور رفاہی خدمات کو گراں قدر الفاظ سے سراہا اور اکابر وفاق اور دیگر علماء و مشائخ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو پوری دنیا کے لیے ایک بہترین رول ماڈل قرار دیتے ہوئے اپنی قلبی دعاؤں سے نوازا۔شیخ الدوسری حفظہ اللہ نے بھی اُمت مسلمہ کے اتحاد پر زور دیا اور اس سلسلہ میں قائدینِ وفاق کو اپنا بھرپور قردار ادا کرنے کی درخواست بھی کی۔شیخ نے علمائے دیوبند کو اتحادِ اُمت کا داعی قرار دیا اور برصغیر پاک ہند سمیت پوری دنیا میں ان کی بہترین اور مثالی خدماتِ دینیہ پر ان کو ھدیہ تبریک پیش کیا۔شیخ تے اس خطے پر جاری دہشت گردی اور تخریبی کاروائیوں اور پاکستان کو کمزور کرنے والی تمام قوتوں کی شدید مذمت کی اور اس سلسلہ میں علمائے دیوبند کی پُر امن کوششوں اور امن کے قیام کے لیے جہد مسلسل کو بھی سراہا اور انھیں امن کا علمبردار قرار دیا۔مہمانانِ ذی قدر کی گفتگو میں قدر مشترک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے روشن اور عالیشان کردار کی تحسین اور کھلے دل سے اس کا اعتراف اور امت مسلمہ کے اتحاد اور اتفاق پر زور اور اتفاق اور اتحاد کو نقصان پہنچانے والے تمام افراد اور گروہوں کی حوصلہ شکنی اور بائیکاٹ تھا۔

یقیناً عالم اسلام کو جتنا اس وقت چاروں اطراف سے اغیار کی سازشوں کا سامنا ہے۔اس سے قبل اس کی مثال مشکل ہی ملتی ہے لیکن ان سازشوں کو کامیاب بنانے میں

"اس گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے"

کا مصداق بہت سے نام نہاد مسلمان بھی ہیں جو باطل قوتوں کے شعوری یا غیر شعوری طور پر آلہ کار بن کر امت کا شیرازہ بکھیرنے کو ہی دین کی بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔امت مسلمہ کی جغرافیائی اور نظریاتی دونوں سرحدوں پر باطل قوتوں کے خوفناک حملے جاری ہیں۔"الکفر ملة واحدة" کا مصداق پوری ملت کفر یہ مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر مسلمانوں

کی بیخ کنی کرنے میں مصروف عمل ہیں لیکن افسوس صد افسوس اس کے برعکس مسلمان تقسیم در تقسیم کے عمل سے دو چار ہیں اور دور دور تک اتحاد کی کوئی کرن نہیں دکھائی دیتی۔ عراق، شام، لیبیا، تیونس، مصر، الجزائر سے لے کر افغانستان تک خونِ مسلم کی بے حرمتی دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن اس کو روکنے کے لیے جس اتحاد کی ضرورت ہے، جس میں کفر و باطل کی یقینی موت ہے۔ وہ عنقاء کی طرح ہیں فیا اسفاہ

سعودی عرب کی حیثیت عالم اسلام کے اندر بالخصوص اور پوری دنیا میں بالعموم ایک بہت ہی اہم، ممتاز اور منفرد ہے۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حجاز مقدس کی خدمت اور تعمیر و ترقی کے لیے شاہ عبدالعزیز بن مسعود کو چنا۔ شاہ عبدالعزیز کو اللہ تعالیٰ نے اقامت دین اور شعائر اسلام کی حفاظت کا ایک خاص ولولہ اور جوش و جذبہ عنایت فرمایا تھا، شاہ عبدالعزیز نے مملکت عربیہ السعودیہ کی بنیاد رکھی تو اس مملکت کا پبلک لاء فقہ حنبلی کو قرار دیا گیا، شرعی سزاؤں حدود وقصاص کا اجراء کر کے ایک مثالی اور پرامن معاشرہ قائم کرنے کی بھرپور کوششیں کی۔ مملکت کی حدود میں خلاف شرع کسی چھوٹی سے چھوٹی سرگرمی کی قطعی طور پر اجازت نہ تھی، یہاں تک کہ سعودی عرب میں سگریٹ تک پینا ممنوع تھا اور اس پابندی کا اطلاق بلا امتیاز تمام غیر ملکی سفراپر بھی ہوتا تھا وہ بھی اس پابندی سے مستثنیٰ نہ تھے۔ پھر بعد میں آنے والے سعودی حکمرانوں کی بہترین اور فلاح انسانیت پر مبنی پالیسیوں نے سعودی عرب کو مسلم امہ میں قائدانہ حیثیت دے دی۔

بالخصوص شاہ فیصل مرحوم کے دور میں سعودی عرب بلا مبالغہ عالم اسلام کے قائد کے طور پر ابھرا۔ عالم اسلام کی ہر مشکل اور مصیبت میں تعاون اور امت مسلمہ کو درپیش ہر مسئلے میں اپنا کردار بھرپور طور پر ادا کرنا سعودی عرب کی روایت بن گیا، یہاں تک کہ امت مسلمہ جو خلافت عثمانیہ کے خاتمے سے لگے زخموں سے گھائل ہو چکی تھی اور دور دور تک اس کو امت وحدۃ بنانے والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا شاہ فیصل مرحوم کی شکل میں ایک دفعہ پھر ایک مخلص اور دور اندیش حکمران اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ جس کا ادراک اسلام دشمن عناصر کو بھی ہو چکا تھا، لہٰذا ان اسلام دشمن سازشی عناصر نے شاہ فیصل مرحوم کو ایک سازش کے تحت شہید کرا دیا پھر وہ سازشی عناصر سعودی عرب کی اس حیثیت کو، جو ان کی نظروں میں بری طرح کھٹکنی شروع ہو گئی تھی، سے محروم کرنے کے لیے اپنی پوری مشینری کے ساتھ متحرک ہو گئے۔ سعودی حکمرانوں نے اس سازش کو بھانپ لیا اور اس کے بعد اپنے طرز عمل کو بہت محتاط کر لیا، چنانچہ شاہ خالد سے لے کر موجودہ ملک شاہ عبداللہ تک یہی احتیاط پر مبنی طرز عمل دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب کے قائدانہ کردار کو متنازعہ بنانے کے لیے کئی جہات پر سازشیں کی گئیں جو تا حال جاری ہیں، ان سازشوں میں امریکی اڈوں کا قیام، امریکی پالیسیوں کی ہمنوائی، پوری دنیا میں ایسی تنظیمیں اور تحریکیں جن کو یہود و ہنود اور تمام اسلام اور مسلم دشمن طاقتیں اپنے لیے خطرہ سمجھتی ہیں ان کو دہشت گرد قرار دے کر سعودی عرب سے بھی ان کو دہشت گرد قرار دلانا، جیسے حال ہی میں ''اخوان المسلمون'' کے متعلق کہا گیا، اسی طرح ملک اندر ایسے عناصر جو امریکی پالیسیوں کے مخالف ہیں اور برملا اس کا اظہار کرتے ہیں ان کے خلاف

کریک ڈاؤن، بہت سے متبرک آثار کو مٹانا، اسی طرح ایسے عناصر کی کھلے عام سرپرستی کرنا جو کہ سعودی عرب کا نام استعمال کر کے امت مسلمہ میں تشتت اور افتراق پھیلا رہے ہیں جیسے کہ دورِ حاضر کے غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث جو کہ سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک سے دھوکہ دہی کے ساتھ بھاری فنڈ لے کر پوری دنیا میں انتشاری اور افتراقی مہم چلا رہے ہیں اور اپنے علاوہ تمام مقلدین کو خواہ حنفی ہوں، شافعی ہوں، مالکی ہوں یا حنبلی ہوں کو مشرک اور بدعتی اور شیطان سے بڑا کافر قرار دے رہے ہیں اور پھر اسی گروہ سے وابستہ لوگوں کو حرمین الشریفین میں دروس کے حلقے بالخصوص اردو بولنے والے حضرات کی رہنمائی کے لیے مقرر کرنا اور انہی کے نظریات اور افکار پر مبنی لٹریچر کو سعودی مکاتب سے شائع کرنا اور پورے سعودی عرب میں اس گروہ کو آزادانہ اپنے گمراہانہ عقائد ونظریات کی تبلیغ واشاعت کی اجازت دینا ایسے امور ہیں جن کے ذریعے سے امت مسلمہ کے دلوں میں سعودی عرب کے خلاف نفرت کے بیج بونے کی سازش ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں سعودی عرب کو بالکل تنہا کرنے کی مذموم سعی کی جارہی ہے۔ سعودی حکام علماء اور مشائخ کو ان امور پر خصوصی توجہ دے کر ان کا سدباب کرنا ہوگا جو کہ ازحد ضروری ہے، لیکن ان سب کچھ کے باوجود سعودی حکومت بنیادی طور پر خالصتاً ایک دین دار اور فلاحی ریاست ہے اس وقت بھی پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ، دعوت اور اشاعت کے ساتھ امت مسلمہ کی فلاحی خدمات کا جس قدر کام سعودی حکومت کر رہی ہے اس کی کوئی بھی مثال پیش نہیں کر سکتا بالخصوص حرمین الشریفین کی تعمیر وترقی اور توسیع کی عظیم الشان منصوبہ جات کے ساتھ حجاج اور معتمرین کی خدمات کے لیے سعودی حکومت کی فراہم کردہ سہولیات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، یقیناً ان روشن کارناموں پر سعودی حکومت پورے عالم اسلام کی طرف سے شکریے اور مبارک باد کی مستحق ہے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات ہمیشہ مثالی رہے ہیں اور پوری دنیا میں خصوصاً ان کے قریبی روابط کو اہمیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اس کی ایک بڑی وجہ سعودی عرب کا ہر مشکل اور کڑے وقت میں پاکستان کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا ہے، قیام پاکستان سے لے کر آج تک ہر امتحان اور مصیبت میں سعودی عرب ایک بہترین وفادار جانثار اور مخلص بھائی اور دوست کے روپ میں شانہ بشانہ کھڑا رہا ہے اور یہی سچے بھائی اور دوست کی پہچان ہوتی ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان کی یہ مثالی دوستی اور اخوت جہاں اپنوں کے لیے باعث مسرت ہوتی ہے وہیں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے سوہانِ روح بنتی رہتی ہے، بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے نے بہت سے خفیہ گوشوں کو واہ کر دیا ہے، اسلام کے دوست اور دشمن دو واضح بلاکوں میں آمنے سامنے آچکے ہیں اسلام کے لبادہ میں چھپا ہوا کفر اب بے نقاب ہو کر کفر کے شانہ بشانہ الکفر ملۃ واحدۃ کا نظارہ پیش کر رہا ہے، ایسے کڑے وقت میں تمام اسلامی ممالک اور مسلم امہ کو اپنے فروعی اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر کفر و باطل کے اتحاد کے خلاف متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانا چاہیے اور اپنی صفوں میں شامل باطل کی کالی بھیڑوں کو نکال باہر کرنا چاہیے اللہ رب العزت امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے اور آپس میں باہم متفق و متحد فرمائے، آمین.............☆☆